REGD No L 5254

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

ان الفضل بید اللہ یوتیہ من یشاء ۞ عسیٰ ان یبعثک ربک مقاما محمودا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اخبار احمدیہ

ربوہ ۲۰ر جنوری۔ مکرم پرائیویٹ سیکرٹری کی مرسلہ اطلاع مظہر ہے۔ کہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے طبیعت کا دریافت کرنے پر فرمایا ہے۔ کہ پاؤں میں درد بڑھ گئی ہے۔ کھڑا ہونا مشکل ہے۔ احباب دردِ دل سے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو جلد صحت بخشے۔

ربوہ ۲۱ر جنوری۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت بدستور ناساز ہے۔ احباب حضور کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں۔

لاہور ۲۳ر جنوری۔ مکرم نواب محمد عبد اللہ خاں صاحب کے متعلق اطلاع مظہر ہے۔ کہ آج چکر آنے لگے اور کچھ طبیعت خراب ہو گئی ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے۔

تصحیح

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی نظم بعنوان "خدا تعالیٰ سے خطاب" جو الفضل کی اشاعت ۱۹ر جنوری صفحہ ۲ پر شائع ہوئی ہے۔ اس کا آخری شعر اس طرح پڑھا جائے۔

ربوہ رہے کعبہ کی بڑائی کا دعا گو ۞ کعبہ کی پہنچتی رہیں ربوہ کو دعائیں

میں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا "خطبہ الہامیہ" تیسرے حصہ تک ہی پڑھا تھا کہ مجھ پر حق کا انکشاف ہو گیا

السید عبد الحمید ابراہیم آفندی مصری احمدی بھائی کی آمد

لاہور ۲۳ر جنوری۔ آج ساڑھے چار بجے تعلیم الاسلام کالج میں عربک سوسائٹی نے مکرم السید عبد الحمید ابراہیم آفندی ہمارے بھائی مصری احمدی کے اعزاز میں عصرانہ دیا۔ دعوت میں کالج کے سٹاف اور پرنسپل صاحبزادہ میاں ناصر احمد صاحب کے علاوہ جماعت کے معززین نے بھی شرکت کی۔ عصرانہ کے اختتام پر عربک سوسائٹی کی طرف سے آپ کی خدمت میں عربی زبان میں ایڈریس پیش کیا گیا۔ جس کے جواب میں السید عبد الحمید ابراہیم آفندی نے عربی زبان میں تقریر کے دوران میں اپنے احمدیت میں شامل ہونے کے متعلق اظہار خیال کیا۔ آپ نے فرمایا۔ جماعت احمدیہ یقیناً ایک ایسی جماعت ہے۔ جس نے تمام دنیا میں دین اور علم کی اس زمانہ میں غیر معمولی خدمت کر کے دینی اور علمی ہر دو لحاظ سے اپنی فوقیت ثابت کر دی ہے۔ اور اس امر کی شاہد ناطق جماعت احمدیہ کی دنیا کی مختلف زبانوں میں کتب اور لٹریچر کے علاوہ اس کے مجاہدین اور جماعتیں ہیں۔ جو تمام اطرافِ عالم میں نٹ ورک کی طرح پھیلی ہوئی ہیں۔ اور میں اللہ تعالیٰ کا ہزار ہزار شکر کرتا ہوں۔ کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے بھی ہدایت دی اور میں نے اس مقدس اسلامی جماعت کا ایک فرد ہونے کی اللہ تعالیٰ سے توفیق پائی۔ آپ نے فرمایا۔ مجھے سب سے پہلے احمدیت کا علم مصر کے روزانہ اخبار الاھرام سے ۱۹۲۸ء میں ہوا۔ جبکہ اس میں بعض احمدیوں کے کابل میں شہید کر دیئے جانے کی خبر شائع ہوئی۔ میرے دل میں یہ خیال قوی ہوتا گیا۔ کہ آخران لوگوں کو کیوں شہید کیا گیا۔ اور ان کے وہ کونسے غیر اسلامی عقائد ہیں۔ جن کی وجہ سے ان کو اس سزا کے قابل سمجھا گیا۔ یہ بات مزید تحقیق کی محرک ہوئی۔ اور میں نے بہت سے مصری علماء سے احمدیت کے حالات معلوم کرنے کی کوشش کی۔ مگر صحیح حالات بہم پہنچانے کی بجائے انہوں نے نہ صرف متعصبانہ خیالات کا اظہار کیا۔ بلکہ ایسے خلاف اخلاق رنگ میں جماعت احمدیہ کے افراد اور ان کے عقائد کا ذکر کیا۔ کہ مجھے ان علماء سے ہی بیزاری ہو گئی۔ آخر مجھے حسن اتفاق سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب "خطبہ الہامیہ" مل گئی۔ میں نے اس کتاب کے صرف تیسرے حصہ تک ہی پڑھا تھا کہ مجھ پر صداقت واضح ہو گئی۔ اور میں نے بیعت کر لی۔ اور آخر خدا کے فضل سے میرے ذریعے سوڈان اور ایبے سینیا کے بعض علاقوں میں مستقل جماعتیں قائم ہوئیں۔ آخر میں آپ نے اس امر پر نہایت خوشی اور فخر کا اظہار کیا۔ کہ انہیں اللہ تعالیٰ نے مرکز سلسلہ اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی زیارت اور مزید دینی تعلیم حاصل کرنے کے لئے موقعہ بہم پہنچایا۔ آخر میں مکرم ملک غلام فرید صاحب جنہوں نے صدارت کے فرائض ادا کئے تھے۔ مختصر سی تقریر فرمائی۔ جس میں آپ نے طالب علموں سے خطاب کر کے کہا۔ کہ مسیح ناصری علیہ السلام کے پرندے تو فلسطین کے ارد گرد ہی اڑ کر رہ گئے لیکن مسیح محمدی علیہ السلام کے پرندے اڑ اڑ کر تمام دنیا کے کناروں تک پہنچے ہیں۔ اور تبلیغ اسلام کا فریضہ ادا کر رہے ہیں آپ کو بھی ان کی تقلید کرنی چاہیئے۔ مکرم السید عبد الحمید ابراہیم آفندی آج صبح پونے آٹھ بجے پاکستان ایکسپریس کے ذریعے کراچی سے لاہور تشریف لائے۔ آپ مصری احمدی ہیں۔ اور چند سالوں سے ادیس ابابا ایبے سینیا میں تجارتی سلسلے میں مقیم تھے۔ احمدی مبلغین کی تمام دنیا میں تبلیغی سرگرمیاں دیکھ کر اور اسلام کی خاطر دور دراز ملکوں میں ان کی قربانیوں سے متاثر ہو کر آپ نے بھی اپنی زندگی تبلیغ اسلام کی خاطر وقف کر دی ہے۔ اور اب آپ ✱

✱ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے ماتحت دینی تعلیم حاصل کرنے کے لئے کچھ عرصہ کے لئے پاکستان تشریف لائے ہیں۔ اور اس غرض کے لئے ربوہ میں مقیم رہیں گے۔ سٹیشن پر آپ کے استقبال کے لئے مکرم شیخ بشیر احمد صاحب اور دیگر احباب جماعت موجود تھے۔ احباب سے مصافحہ کرنے کے بعد آپ امیر صاحب مقامی کی معیت میں ان کی کوٹھی پر آ گئے۔ جہاں ان کی رہائش وغیرہ کا انتظام کیا گیا تھا۔ آپ کل انشاء اللہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں حاضر ہونے کے لئے ربوہ تشریف لے جائیں گے

پنجاب کی غذائی صورت حالات

ذخائر کو محفوظ رکھنے کی کوشش

لاہور ۲۳ر جنوری۔ سالِ رواں میں حکومت پنجاب نے صوبائی ذخیروں کے لئے پانچ لاکھ ٹن سے بھی زائد گندم خریدی تھی۔ اتنے بڑے ذخائر کو سرکاری گوداموں میں رکھنے کے لئے غیر معمولی مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ لیکن ان پر روئی اوٹنے کے کارخانوں کے مالکان اور رہائش کنندگان کے برضا تعاون کے سبب جو انہوں نے اپنے گودام حکومت کو مستعار دیکر کیا۔ غلبہ پا لیا گیا

پاکستان میں فوجی بھرتی

مناسبت رکھنے والے احمدی نوجوان توجہ کریں

از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے

کچھ عرصہ ہوا میں نے ایر فورس اور ہوائی جہازوں سے تعلق رکھنے والے دوسرے شعبوں کے متعلق جماعت میں تحریک کی تھی۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک رویاء سے یہ بھی استدلال کیا تھا۔ کہ جس طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متبعین کی ظاہری ترقی پانیوں کے ساتھ وابستہ تھی۔ اور اس کے متعلق انہیں ایک کشف بھی دکھایا گیا تھا۔ اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے رؤیا کے مطابق احمدیوں کی ظاہری ترقی زیادہ تر ہوائی فضا کے ساتھ وابستہ نظر آتی ہے۔ لیکن اس کا یہ مطلب نہیں۔ کہ احمدی نوجوان پاکستانی فوج کی دوسری شاخوں کی طرف توجہ نہ دیں۔ کیونکہ بہرحال فوج کی ہر شاخ خدمت اور تربیت کا عمدہ موقعہ پیش کرتی ہے۔ اور اس سے فائدہ اٹھانا چاہیئے۔

بہرحال آج کل حکومت کے محکمہ کی طرف سے اعلان شائع ہوا ہے۔ کہ آرمی یعنی بری فوج کے لئے آفیسرز لائن میں نئی بھرتی کھولی جا رہی ہے جو او ٹی ایس کا نیا کورس کہلاتی ہے۔ یہ افیسر مناسب انتخاب کے بعد ایمرجنسی کے طریق پر عارضی کمیشن کے لئے بھرتی کئے جائیں گے۔ اور پھر حکومت انہیں خود اپنے خرچ پر تربیت دے کر کام پر لگائے گی۔ پس جو احمدی نوجوان اس کام کی اہلیت اور مناسبت رکھتے ہوں۔ اور ان کے حالات اسکی اجازت دیں۔ انہیں چاہیئے کہ پاکستانی آرمی کے تھرڈ او ٹی ایس کورس کی عارضی

(باقی دیکھو صفحہ ۸ پر)

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی۔

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے گیلانی الیکٹرک پریس ہسپتال روڈ لاہور سے طبع کرا کر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل لاہور
۲۴ جنوری ۱۹۵۰ء

کیا حق کذب سے پنپتا ہے؟

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اخبار "سفینہ" میں جو خبر نامہ نگار کے قلم سے سیالکوٹ کے احمدیہ جلسہ کے متعلق شائع ہوئی ہے اس کا آغاز ان الفاظ سے کیا گیا ہے۔

"احرار تبلیغ کانفرنس کے جواب میں انجمن احمدیہ کا جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں گوجرانوالہ گجرات سیالکوٹ وغیرہ کے احمدیوں نے شرکت کی۔ اشتہار میں عام مسلمانوں کو بھی دعوت شرکت دی گئی تھی۔ شہر بھر میں منادی کے ذریعہ تمام ملت اسلامیہ کو بار بار شرکت کی دعوت دی گئی۔ اور پکار پکار کر کہا گیا ع

پھر نہ کہنا ہمیں خبر نہ ہوئی"

۲۲ جنوری ۱۹۵۰ء کے "آزاد" میں یہ خبر ان الفاظ سے شروع کی گئی ہے۔

"سیالکوٹ ۱۵ جنوری۔ مجلس احرار اسلام کی تبلیغی کانفرنسوں کے جواب میں آج مرزائیوں کی طرف سے یہاں ایک جلسہ کا انعقاد کیا گیا۔ جس میں گوجرانوالہ گجرات لاہور اور سیالکوٹ کے مرزائیوں نے شرکت کی۔ اشتہاروں کے ذریعہ عام مسلمانوں کو دعوت دی گئی تھی۔ شہر بھر میں منادی عام ملت اسلامیہ کو بار بار شرکت کے لئے کہا گیا۔ اور پکار پکار کر کہا گیا۔ ع مسلمانو

پھر نہ کہنا ہمیں خبر نہ ہوئی"

ہم نے خبر کی ان دونوں ایڈیشنوں کے آغاز کے فقرے اسلئے یہاں نقل کئے ہیں تاکہ قارئین کرام کو معلوم ہو جائے کہ یہ دونوں خبریں دراصل ایک ہی قلم سے لکھی اور ایک ہی دماغ کی اختراع ہیں یہ عبارتیں صرف نمونۃً پیش کی گئی ہیں۔ اگر آپ دونوں خبروں کو بالمقابل رکھ کر پڑھیں تو صاف نظر آجائیگا کہ آزاد میں جو خبر چھپی ہے۔ دراصل سفینہ والی خبر ہی کو ذرا سا لفظی تغیر و تبدل کرکے اور بعض اضافے کرکے شائع کیا گیا ہے۔ ان دونوں خبروں کی ترتیب بیان اور لب و لہجہ ایک ہی ہے۔ مگر احراری اخبار آزاد کی اپنی افترائی شان کو بڑھانے کے لئے اس میں وہ من گھڑت الفاظ بھی بڑھا دیئے گئے ہیں۔ جو مولانا ابوالعطاء (اللہ دتا) صاحب جالندھری کے نام اتہاماً لگا دیئے گئے ہیں۔ دونوں خبروں میں سے ایک ایک ٹکڑا اور ملاحظہ فرمایئے۔ سفینہ والی خبر یہ ہے۔

"مرزائی مبلغ اللہ دتا صاحب نے تقریر شروع کی اور مسائل ختم نبوت پر ... کی شان میں ایسے لفظ کہے جو ناقابل برداشت تھے۔ لیکن لوگوں نے ضبط سے کام لیا۔ ایک نوجوان جو کہ مولانا میر محمد ابراہیم صاحب کا نواسہ ہے۔ اس نے کہا آپ نے تو اعلان کیا تھا کہ ہم ختم نبوت کو مانتے ہیں آپ ہمیں حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی نبوت کی ہی بات بتائیں اس پر صدر جلسہ ...."

"آزاد" کی خبر میں یہی الفاظ تغیر و تبدل کے ساتھ اس طرح دیئے گئے ہیں۔

مشہور مرزائی مبلغ اللہ دتا جالندھری نے تقریر شروع کرتے ہوئے کہا آگے ختمی مآب حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں احراری دماغ کے تراشیدہ وہ گستاخانہ الفاظ درج ہیں جن کا نقل کرنا بھی ہم کفر سمجھتے ہیں اور کہنے والے اور شائع کرنے والے پر صد ہزار لعنت بھیجتے ہیں (الفضل) اس پر ایک نوجوان نے جو مسلم لیگ کے مشہور کارکن مولینا میر محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی کا نواسہ ہے اٹھکر کہا۔ جب آپ نے اعلان کیا ہے کہ ہم ختم نبوت کے قائل ہیں اور کسی فرقے کے خلاف کچھ نہیں کہیں گے۔ تو اب ایسی باتیں کیوں کی جا رہی ہیں۔ اس پر صدر نے ......"

جہاں ان دونوں ٹکڑوں کے لب و لہجہ اور ترتیب میں یکسانی یہ ثابت کرتی ہے کہ یہ دونو خبریں ایک ہی دماغ کی تراشیدہ ہیں۔ وہاں یہ بھی صاف ظاہر ہو جاتا ہے کہ "آزاد" میں شائع شدہ خبر میں چونکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی شان میں خود تراشیدہ الفاظ بھی ٹھونسنے ضروری سمجھے گئے تھے۔ اس لئے میر ابراہیم صاحب سیالکوٹی کے نواسے کے الفاظ میں بھی تغیر و تبدل کرنا پڑا۔ اور اس تغیر و تبدل کی وجہ وہ اضافہ ہے جو کرنا ضروری ہو گیا تھا۔

جو خود تراشیدہ گستاخانہ الفاظ مولوی ابوالعطاء (اللہ دتا) صاحب جالندھری کے ذمہ لگائے گئے تھے وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی "ختم نبوت" کے متعلق ہیں۔ اسلئے میر ابراہیم صاحب کے نواسے کے الفاظ میں یہ اضافہ یا تبدیلی کرنا پڑی "جو کسی فرقہ کے خلاف کچھ نہیں کہیں گے۔ تو اب ایسی باتیں کیوں کی جا رہی ہیں" یہ تبدیلی اسلئے بھی کی گئی ہو تاکہ بے پرواہی سے پڑھنے والوں پر یہ اثر پڑے کہ سفینہ والی اور آزاد والی خبر دو مختلف افترا طرازوں نے لکھی ہیں۔ اور دونوں ایک ہی واقعہ کو اپنے اپنے لفظوں میں بیان فرما رہے ہیں حالانکہ دونوں خبروں کی ترتیب بیان اور لب و لہجہ جیسا کہ ہم کہہ چکے ہیں۔ اس فریب کی صاف نقاب کشائی کر رہے ہیں۔

بہر رنگے کہ خواہی جامہ مے پوش
من انداز قدت را مے شناسم

اب ہم دونوں خبروں کا جو دراصل جیسا کہ ہم نے ثابت کیا ہے۔ ایک ہی منبع سے نکلی ہیں۔ ایک دوسرے اخبار کی اسی جلسہ کے متعلق رپورٹ سے موازنہ کرکے دکھاتے ہیں۔ جو "آزاد" کی اشاعت ۲۵ جنوری ۱۹۵۰ء میں بھی نقل کی گئی ہے۔ آزاد کا اس رپورٹ کو اپنی تائید میں نقل کرنا ہی ظاہر کرتا ہے کہ جس اخبار میں یہ رپورٹ چھپی ہے وہ بھی کوئی احمدیوں کا دشمن ہے اور اس اخبار کی یہ ساری رپورٹ اور اقتباسیہ پڑھنے سے بھی یہ حقیقت منکشف ہو جاتی ہے البتہ یہ رپورٹ احراریوں کے زیر اثر نہیں لکھی گئی۔ اسلئے احراری افترا کہ "مولوی ابوالعطاء (اللہ دتا) صاحب جالندھری نے حضرت ختمی مآب صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان میں نعوذ باللہ کوئی گستاخانہ الفاظ کہے تھے" کی قلعی اس سے صاف کھل جاتی ہے۔ یہ اخبار روزنامہ "حقیقت" ہے۔ جو سیالکوٹ سے شائع ہوتا ہے۔ اس میں شائع شدہ جلسہ احمدیہ منعقدہ ۱۵ جنوری کی رپورٹ کے مندرجہ ذیل الفاظ ملاحظہ فرمایئے۔ جو ہم "آزاد" ہی سے نقل کرتے ہیں۔

"مولوی اللہ دتا جالندھری تقریر کرنے کے لئے کھڑے ہوئے۔ آپ قرآن حکیم کی آیات کے حوالہ جات سے بتا رہے تھے کہ دنیا میں جب کبھی نبی مبعوث ہوئے ان سے استہزا کیا گیا۔ ان پر ٹھٹھے کئے گئے ان کا مذاق اڑایا گیا۔ آپ نے سلسلہ مضمون کو جاری رکھتے ہوئے کہا کہ اسی طرح جب قادیان کی بستی میں حضرت مرزا غلام احمدؑ نے مسیح موعود۔ مہدی۔ رسول اور نبی ہونے کا دعوٰی کیا ....

محمد صادق کا سوال

مولوی اللہ دتا جالندھری یہاں تک ہی کہنے پائے تھے کہ حافظ محمد صادق کھڑے ہو گئے اور صدر کو یوں مخاطب ہوئے

صدر محترم۔ صدر محترم

اب چونکہ آپ نے ختم نبوت کا سلسلہ چھیڑا ہے اور آپ نے ہم لوگوں کو دعوت دی ہوئی ہے اسلئے ہمیں اعتراض کرنے کا موقع دیا جائے۔

(حقیقت ۱۹ جنوری بحوالہ آزاد ۲۵ جنوری)

روزنامہ حقیقت کا یہ اقتباس ہم نے "آزاد" ہی سے نقل کیا ہے۔ آزاد کی اپنی رپورٹ اور سفینہ کی خبر جو احراریوں کے منبع ہی سے نکلی ہوئی ہے ایک طرف اور اس دوسرے مخالف احمدیت روزنامہ کی رپورٹ کو جو اسی واقعہ کے متعلق ہے، سامنے رکھکر موازنہ کیجئے۔ کیا احراری افترا سراسر خود تراشیدہ اور لعنت کی افسانہ طرازی ثابت نہیں ہو جاتی۔

ہم احراری رپورٹ اور روزنامہ حقیقت کی رپورٹ کا مفصل مقابلہ پھر کبھی کرکے بتائیں گے کہ احراریوں نے کس طرح سراسر غلط بیانیوں کا پلندہ تیار کرکے شائع کیا ہے۔ اور اصل حقیقت کو چھپانے کی کوشش کی ہے۔ یہاں ہم ضمناً صرف ایک اور غلط بیانی کا تذکرہ کر دیتے ہیں۔

احراری افترا میں کہا گیا ہے کہ جب میر ابراہیم صاحب کے نواسہ کی دخل اندازی پر ہنگامہ ہوا۔ تو

"صدر جلسہ اسد اللہ خاں نے (برادر خورد چوہدری ظفر اللہ خاں) سٹیج سے اتر کر پرجوش لہجہ میں کہا "اسے پکڑ لو" (آزاد ۲۲ جنوری)

"اس پر صدر جلسہ اسد اللہ خاں نے کرسی سے اتر کر کہا کہ اسکو پکڑ لو" (سفینہ ایڈیشن)

لیکن "روزنامہ حقیقت" اپنے دوستوں احراریوں کا یوں پردہ چاک کر دیتا ہے۔ اسی رپورٹ میں لکھتا ہے۔

"چوہدری اسد اللہ خاں نے کہا کہ یہاں پولیس اور مجسٹریٹ موجود ہیں۔ وہ خود انتظام کریں گے احمدی احباب خاموشی سے بیٹھے رہیں"

ذرا ان الفاظ کو دیکھئے اور احراریوں کی کذب بیانی کا اندازہ لگایئے۔

ہم صرف اتنا ہی پوچھتے ہیں کہ کیا یہی وہ اسلام کی تبلیغ ہے جو احراری کرنے نکلے ہیں۔ انہیں سمجھ لینا چاہیئے کہ وہ اپنے ایسے اعمال سے اسلام کو سخت نقصان پہنچا رہے ہیں۔ اور ختمی مآب حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دین کی ہتک کی کوشش کر رہے ہیں۔ لیکن ہمارا پورا پورا اعتقاد ہے کہ اللہ تعالےٰ ان کی کوششوں کو ناکام کر دیگا اور اپنے دین اور اپنے حبیب صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ناموس کی خود حفاظت کرے گا۔

قادیان کا قدیمی مشہور عالم اور بے نظیر تحفہ
سرمہ نور رجسٹرڈ
و دیگر تمام ادویات "ربوہ جنرل سٹور" ربوہ سے بھی مل سکتی ہیں
منیجر شفاخانہ رفیق حیات ٹرنک بازار سیالکوٹ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک احمدی خاتون کا سوال اور اس کا جواب

نماز میں بے توجہی اور پریشان خیالی کا صحیح علاج

(از حضرت میرزا بشیر احمد صاحب ایم۔اے)

ایک احمدی خاتون جنہوں نے اپنا نام ظاہر نہیں کیا ایک خط کے ذریعہ نماز میں اپنی پریشان خیالی کا ذکر کر کے اس کا علاج دریافت کرتی ہیں چنانچہ اس خاتون کے الفاظ یہ ہیں:۔

"مجھے ایک سخت کام کے لئے آپ کی خدمت میں عرض کرنی پڑی ہے۔ وہ یہ کہ جب میں نماز پڑھنے لگتی ہوں۔ تو میرا نفس اور شیطان یکدم حملہ کر دیتے ہیں۔ اور میں طرح طرح کے خیالوں میں پھنس جاتی ہوں۔ تہجد کے وقت میں بھی میرا پیچھا نہیں چھوڑتے۔ دعا کرتی ہوں کہ یا اللہ میرا وجود احمدیت کے لئے ٹھوکر کا باعث نہ ہو۔ کبھی کبھی خیال آتا ہے کہ ایسی نماز سے کیا فائدہ چھوڑ دینی چاہیئے...... دعا فرمائیں اور کچھ ہدایت بھی ملنی چاہیئے۔ اس کے لئے الفضل بہتر ہے۔ شاید میری طرح کوئی اور بہنیں بھی اس مرض میں مبتلا ہوں"

(ایک احمدی خاتون)

اس احمدی خاتون کے سوال کا جواب دینے سے پہلے میں اس خوشی کا اظہار کرنا چاہتا ہوں کہ باوجود نماز میں اپنی موجودہ پریشان خیالی کے ہماری اس بہن کے دل میں خدا کے فضل سے دینداری کا سچا جذبہ پایا جاتا ہے اور دراصل یہی وہ نیک جذبہ ہے۔ جو ان کے اس خط کا محرک بنا ہے۔ ورنہ دنیا میں بے شمار مسلمان کہلانے والے لوگ ایسے ہیں جو نماز کے پاس تک نہیں پھٹکتے۔ اور پھر بھی ان کے دل میں اس نعمت سے محرومی کا کوئی احساس پیدا نہیں ہوتا۔ پھر بے شمار لوگ ایسے بھی ہیں جو رسمی طور پر نماز تو پڑھتے ہیں لیکن وہ نماز کے سچے ذوق سے محروم ہوتے ہیں۔ اور پھر بھی انہیں کبھی یہ احساس نہیں ہوتا۔ کہ وہ نماز کی حقیقی روح سے خالی ہیں۔ لیکن اس کے مقابل پر ہماری اس بہن کے دل میں یہ خیال پیدا ہونا کہ گو میں پابندی کے ساتھ نماز پڑھتی ہوں اور خدا کی خاطر پڑھتی ہوں۔ اور تہجد کی بھی پابند ہوں۔ مگر نماز کے حقیقی ذوق سے محروم ہوں اور اس وجہ سے اس خاتون کے دل میں اضطراب اور بے چینی کا پیدا ہونا یقیناً اس کی قابل تعریف نیکی

اور دینداری کی علامت ہے۔ بلکہ میرے خیال میں اس خاتون کا یہ احساس بالواسطہ طور پر احمدیت کی صداقت کی بھی دلیل ہے۔ کیونکہ یہ نیک جذبہ درحقیقت احمدیت ہی کا پیدا کیا ہوا ہے۔ کہ ہمیں اپنی عبادتوں کو سچے ذوق اور شوق کے ساتھ ادا کرنا چاہیئے۔ ایک عورت کا خدا کی خاطر نماز پڑھنا۔ اور پھر اس نماز میں ذوق نہ پیدا ہونے کی وجہ سے بے چینی محسوس کرنا یقیناً اس سلسلہ کی صداقت کی دلیل ہے۔ جس کی طرف یہ خاتون منسوب ہونے کا فخر رکھتی ہیں۔ لیکن اس خاتون کے خط میں ایک بات سے مجھے تکلیف بھی ہوئی۔ اور وہ یہ کہ انہوں نے اپنے خط کو بسم اللہ کے مسنون طریق کی بجائے آجکل کے رواج کے مطابق ۷۸۶ کے عدد سے شروع کیا ہے یہ طریق جیسا کہ میں اپنے ایک سابقہ مضمون میں ثابت کر چکا ہوں بالکل غیر مناسب ہے کم از کم احمدی بھائی بہنوں کو جو احیاء شریعت کے لئے پیدا کئے گئے ہیں۔ کسی صورت میں مسنون اور بابرکت طریق کو نہیں چھوڑنا چاہیئے:۔

اس کے بعد میں مختصر طور پر اصل سوال کا جواب دینا چاہتا ہوں۔ سو اس تعلق میں سب سے پہلے یہ جاننا چاہیئے کہ نماز کے متعلق اصل اور بنیادی بات یہ ہے۔ کہ انسان اسے خدا کی طرف سے عائد شدہ فرض سمجھ کر ادا کرے۔ ذوق اور شوق کا پیدا ہونا ایک بالکل جداگانہ چیز ہے۔ جسے فریضہ نماز کی ادائیگی کے ساتھ کوئی بنیادی تعلق نہیں۔ جو شخص خدا کی خاطر نماز پڑھتا ہے۔ اور اسے ایک مقدس فرض سمجھ کر ادا کرتا ہے۔ اور اس کی نماز محض عادت یا دکھاوے کی نماز نہیں ہوتی۔ وہ یقیناً خدا کے حضور سرخرو ہے۔ خواہ اسے نماز میں ذوق کی کیفیت پیدا ہو یا نہ ہو کیونکہ جو شخص سچی نیت کے ساتھ خدا اور اس کے رسول کا حکم بجا لاتا ہے وہ بہرحال خدا کے حضور نماز کا فرض پورا کرنے والا سمجھا جائے گا۔ اور خدائے رحیم کے فرشتے اس کی اس نیکی کو محفوظ کرنے اور اس کے حق میں ایک مقدس ذخیرہ شمار کرنے سے کبھی نہیں رکیں گے۔ پس پہلی بات میں اس احمدی خاتون سے یہ کہنا چاہتا ہوں۔ کہ اگر جیسا کہ ان کے خط سے ظاہر ہے۔ وہ اپنی نماز واقعی خدا کی خاطر ادا کرتی ہیں۔ تو انہیں محض اس وجہ سے

ہرگز نہیں گھبرانا چاہیئے۔ کہ ان کی نماز میں ذوق کی کیفیت پیدا نہیں ہوتی۔ کیونکہ ذوق اور شوق ایک بالکل جداگانہ چیز ہے۔ جس کا فریضہ کی ادائیگی کے ساتھ کوئی بنیادی تعلق نہیں۔ اس کی موٹی مثال یوں سمجھنی چاہیئے۔ کہ نماز ایک دوائی کا رنگ رکھتی ہے۔ جو ہمارے آسمانی طبیب نے ہماری روحانی بیماریوں کے علاج کے لئے مقرر کی ہے۔ پس اگر کسی شخص کو دوائی کے پینے میں مزا نہیں آتا تو نہ آئے۔ دوائی بہرحال دوائی ہے۔ اور بیماری کے لئے مفید۔ اور اسے کسی صورت میں چھوڑا نہیں جا سکتا۔

مجھے یاد ہے کہ ایک دفعہ ایک نوجوان حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور عرض کی کہ حضور مجھے نماز میں مزا نہیں آتا۔ اور نہ ہی اس میں دل لگتا ہے۔ میرے لئے کیا حکم ہے؟ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ تعالےٰ عنہ اس کے مزاج اور ذہنی کیفیت کو سمجھتے تھے فوراً فرمایا کہ

"جاؤ میاں نماز تمہارے چسکے کے لئے نہیں بنی بلکہ یہ خدا کی طرف سے ایک فرض ہے۔ جو بہرحال ادا کرنا چاہیئے خواہ مزا آئے یا نہ آئے" اور وہ نوجوان جو نماز سے چھٹی لینے کے لئے گیا تھا سر نیچے ڈالے واپس آگیا۔ پس اصل چیز یہی ہے کہ نماز خدا کی طرف سے ہمارے فائدہ کے لئے ایک فرض کے طور پر مقرر کی گئی ہے۔ اگر اس میں مزا آئے اور ذوق و شوق کی کیفیت پیدا ہو تو فبہا ورنہ بہرحال وہ ایک فرض ہے۔ جو ہر صورت میں ادا ہونا چاہیئے۔ بلکہ میں کہتا ہوں کہ جس شخص کو نماز میں لطف نہیں آتا۔ لیکن پھر بھی وہ خدا کی خاطر نماز ادا کرتا اور اس کا بند رہتا ہے۔ وہ ایک لحاظ سے (نہ کہ من کل الوجوہ) اس شخص سے بھی زیادہ قابل قدر ہے۔ جو نماز میں لطف پاتا ہے۔ کیونکہ جہاں مقدم الذکر شخص کی نماز محض خدا کی خاطر ہوتی ہے۔ وہاں موخر الذکر شخص کی نیت میں کچھ ذاتی لطف کا محرک بھی شامل ہو جاتا ہے۔

اب رہا یہ سوال کہ جب شیطان بار بار نماز میں رخنہ پیدا کرتا اور وسوسہ اندازی سے پریشان خیالی میں مبتلا رکھتا ہے۔ تو پھر ایسی نماز کے پڑھنے سے کیا فائدہ ہے۔ اور کیوں نہ ایسی صورت میں نماز ترک کر دی جائے؟ سو یہ خود ایک شیطانی دھوکا ہے۔ اور اس کا اصولی جواب وہی ہے۔ جو اوپر والے

نوٹ میں بیان کیا گیا ہے۔ کیونکہ جب نماز خدا کا ایک حکم ہے۔ تو پھر اسے شیطان کی رخنہ اندازی سے چھوڑ دینے کے یہ معنے ہیں۔ کہ ہم نے نعوذ باللہ شیطان کے مقابلہ میں خدا کی شکست قبول کر لی۔ یعنے ہم نے خدا کے حکم سے ایک کام شروع کیا۔ لیکن پھر شیطان کے ستانے سے ہتھیار ڈالکر بیٹھ گئے۔ ظاہر ہے کہ جب شیطان کا کام ہی گمراہ کرنا اور خدا کے رستہ سے روکنا ہے۔ تو وہ لازماً ہر قدم پر ٹھوکر کا سامان پیدا کرے گا۔ لیکن انسان کا فرض ہے۔ کہ وہ اس کا مقابلہ کرے۔ اور برابر مقابلہ کرتا ہی چلا جائے۔ خواہ اسے یہ لڑائی اپنی موت تک جاری رکھنی پڑے۔ اور اگر وہ شیطان سے ڈر کر یا تنگ آکر ہتھیار ڈال دے گا۔ تو وہ نہ صرف خود روحانی موت کا شکار ہوگا۔ بلکہ نعوذ باللہ خدا کے مقابلہ میں شیطان کی فتح قبول کرنے والا ٹھہرے گا۔

پس میں اس خاتون سے کہتا ہوں کہ شیطان کی اس جنگ سے ہرگز نہ گھبراؤ بلکہ اس کے ساتھ لڑتی چلی جاؤ۔ اور اگر اس مقابلہ کو موت تک جاری رکھنا پڑے۔ تو پھر بھی ہمت نہ ہارو۔ کیونکہ تمہارے لئے یہ لڑائی گویا جہاد کا رنگ رکھتی ہے اور اگر تمہاری زندگی اسی جدوجہد میں ختم ہو جائے۔ تو پھر بھی کوئی فکر کی بات نہیں کیونکہ اگر تم نیک نیت ہو تو اس صورت میں تمہیں گویا شہادت کا درجہ ملے گا۔ کہ تم نے خدا کے راستہ میں لڑتے ہوئے جان دی۔ اور آسمان پر خدا کے فرشتے تمہیں دیکھ کر خوش ہوں گے۔ اور تم پر درود بھیجیں گے۔ کہ خدا کی اس بندی نے شیطان کے آگے ہتھیار نہیں ڈالے۔ اور خدا کے جھنڈے کو آخری وقت تک بلند رکھنے کے لئے لڑتی رہی۔ ہاں سوچو اور سمجھو کہ اگر نماز کا حکم واقعی خدا کی طرف سے ہے۔ تو پھر شیطان سے تنگ آکر نماز چھوڑ دینے کے صرف یہ معنے ہوں گے۔ کہ تم نے شیطان سے ڈر کر خدا کی ہار مان لی۔ اور اس کے مقابل پر نماز

عمدہ اور مضبوط سائیکل اور سامان سائیکل کے لئے ہماری فرم سب سے زیادہ سستی ثابت ہوگی
راجپوت سائیکل ورکس نیلا گنبد لاہور

[illegible] سمتے رہنے کے یہ معنی ہوں گے کہ تم نے شیطان [illegible] ہے۔ چوٹیں کھائیں۔ دھکّے برداشت کئے مگر اس خدائی جھنڈے کو اپنے ہاتھ میں اٹھایا تھا اسے گرنا نہیں ہونے دیا۔ اب خود سوچ لو کہ شیطان سے ڈر کر اگر نماز چھوڑ دینا بہتر ہے یا یہ کہ شیطان کا مقابلہ کرتے ہوئے آخر وقت تک نماز بجا لانا زیادہ شاندار ہے؟

باقی رہا یہ سوال کہ نماز میں ذوق کس طرح پیدا کیا جا سکتا ہے۔ سو اوّل تو میں بتا چکا ہوں کہ اگر ذوق نہ بھی پیدا ہو تو کوئی حرج نہیں۔ نماز بہرحال ایک فریضہ ہے جو ہر صورت میں ادا ہونا چاہیئے۔ لیکن ہماری شریعت نے ہر بیماری کا علاج بتایا ہے۔ اس لئے جو شخص نماز میں ذوق و شوق کی کیفیت سے محروم ہے اسے بھی شریعت مایوس نہیں کرتی۔ چنانچہ اس تعلق میں سب سے پہلی بات قرآن شریف یہ فرماتا ہے کہ:۔

وَیْلٌ لِّلْمُصَلِّیْنَ الَّذِیْنَ ھُمْ عَنْ صَلٰوتِھِمْ سَاھُوْنَ الَّذِیْنَ ھُمْ یُرَاءُوْنَ۔

"یعنی افسوس ہے ان لوگوں پر جو بظاہر نماز تو پڑھتے ہیں مگر اپنی نماز کی حقیقت اور روح کی طرف سے غافل رہتے ہیں۔ ان کی نماز صرف لوگوں کو نظر آنے والا ایک بت ہے جس کے اندر کوئی زندگی کی روح نہیں۔"

اس آیت میں خدا تعالیٰ نے یہ فلسفہ بیان فرمایا ہے کہ دوسری جاندار چیزوں کی طرح نماز کی بھی ایک روح ہے جو اس کے ظاہری جسم کے علاوہ اس کی اندرونی حقیقت کی حامل ہوتی ہے اور ہر سچے مومن کی یہ کوشش ہونی چاہئے کہ نماز کے جسم کے ساتھ ساتھ اس کی روح کی حفاظت کا بھی خیال رکھے۔ پس نماز میں ذوق و شوق کی کیفیت پیدا کرنے کے لئے پہلی بات یہ ضروری ہے کہ نماز پڑھنے والا صرف نماز کے ظاہری ارکان یعنی قیام اور رکوع اور سجدہ اور قعدہ کو ہی نماز کا مقصد و منتہیٰ نہ سمجھے اور محض مقررہ لفظی دعاؤں کا دہرانا ہی نماز کی غرض و غایت نہ قرار دے لے۔ بلکہ اس بات کو بھی مدنظر رکھے کہ نماز کے ظاہری جسم کے لئے ایک اندرونی روح بھی مقرر کی گئی ہے اور مجھے پوری لگن اور جستجو کے ساتھ اس روح تک پہنچنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ جب نماز پڑھنے والا اس نیت اور اس زاویۂ نظر کے ساتھ نماز میں داخل ہوگا تو قدرت کے نفسیاتی اصول کے ماتحت طبعاً اس کے اندر ایک خاص قسم کی جستجو اور طلب اور تڑپ کی کیفیت پیدا ہو جائے گی اور بالآخر یہی تڑپ اسے جسم کی حدود سے آگے لے جا کر روح کی حدود میں داخل کر دے گی۔ اصل مرض توجہ کی کمی ہوتی ہے جو عموماً نماز کی اہمیت اور نماز کی حقیقت کو نہ سمجھنے کی وجہ سے پیدا ہوا کرتی ہے۔ لیکن جب انسان نماز کو ایک برکت اور رحمت کا شعار اور روحانی زندگی کا ذریعہ سمجھ کر توجہ جمانا شروع کر دے تو اسی چیز میں جو پہلے ایک خشک اور بے جان جسم کا رنگ رکھتی تھی زندگی کی حرکت پیدا ہونے لگے گی۔

دوسرے اگر نماز میں ذوق کی کیفیت پیدا کرنے کے لئے ہمارے آقا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ان پیارے الفاظ میں بیان فرماتے ہیں کہ:۔

اَنْ تَعْبُدَ رَبَّکَ کَاَنَّکَ تَرَاہُ فَاِنْ لَّمْ تَکُنْ تَرَاہُ فَاِنَّہٗ یَرَاکَ۔

"یعنی نماز میں صحیح قلبی کیفیت پیدا کرنے اور اس کے اندر زندگی کی روح پھونکنے کے لئے ضروری ہے کہ اے نماز پڑھنے والے تو جب نماز کیلئے کھڑا ہو تو تیرا دل اس یقین سے معمور ہو کہ تو اپنے سامنے خدا کو دیکھ رہا ہے اور اگر تجھے شروع میں یہ کیفیت حاصل نہ ہو تو کم از کم یہ تو ہو کہ تو یہ یقین رکھے کہ خدا تجھے دیکھ رہا ہے"

یہ حدیث ہمیں یہ زرّیں اصول بتاتی ہے کہ نماز میں زندگی کی روح اور شوق کی کیفیت پیدا کرنے کے لئے ضروری ہے کہ جب انسان نماز پڑھنے لگے تو توجہ دے کر اس یقین کے ساتھ کھڑا ہو کہ میں اس وقت اپنے خالق و مالک کے سامنے کھڑا ہونے لگا ہوں اور جب وہ اپنی توجہ کو اس طرف لگائے گا تو اوّل تو اس کا دل اس شعور اور اس یقین سے بھر جائے گا اور اس کے باطن کی آنکھیں اس ایمان سے روشن ہو جائیں گی کہ اس وقت میرے سامنے میرا خدا کھڑا ہے اور میں اسے گویا دیکھ رہا ہوں اور کم از کم وہ اس یقین سے تو خالی نہیں رہے گا کہ میرا خدا مجھے دیکھ رہا ہے۔ اور یہ دونو کیفیتیں نماز پڑھنے والے کے اندر وہ زندگی کی روح پیدا کر دیں گی جو سچی نماز کی جان ہیں۔ علم توجہ کی طرف ہی دیکھو کہ انسان ذرا سی مشق سے نہ صرف بے جان چیزوں بلکہ جاندار چیزوں پر بھی تسلط جما لیتا ہے اور انہیں گویا اپنا غلام بنا لیتا ہے تو کیا وہ توجہ کے زور سے خود اپنے دل میں وہ کیفیت پیدا نہیں کر سکتا جو نماز کو ایک زندہ حقیقت بنانے کے لئے ضروری ہے؟ بہرحال نماز میں ذوق و شوق پیدا کرنے کے لئے اسلام دوسرا گر یہ بتاتا ہے کہ نماز پڑھنے والا اس یقین کے ساتھ کھڑا ہو کہ میں اپنے آقا و مالک کے سامنے کھڑا ہونے لگا ہوں۔ اور یہ کہ میں اسے دیکھ رہا ہوں اور وہ مجھے دیکھ رہا ہے۔

تیسرے اگر حدیث ان الفاظ میں بیان کرتی ہے کہ:

اَلدُّعَاءُ مُخُّ الْعِبَادَۃِ

"یعنی دعا نماز کے لئے وہی حیثیت رکھتی ہے جو کہ ہڈی کے اندر کا گودا ہڈی کے لئے رکھتا ہے۔"

پس نماز میں توجہ قائم کرنے اور نماز کو ایک زندہ حقیقت بنانے کے لئے یہ گُر بھی یقیناً ایک نہایت ہی لطیف اور آزمودہ گُر ہے کہ انسان اپنی مضطربانہ دعاؤں اور التجاؤں سے اپنی نماز میں زندگی کی حرکت پیدا کرے۔ ظاہر ہے کہ ہر انسان کو دین و دنیا کے میدان میں بیسیوں قسم کی اہم ضرورتیں پیش آتی رہتی ہیں۔ اور ان میں سے بعض ایسی ہوتی ہیں جو اس کے اندر غیر معمولی بے چینی اور اضطراب کی کیفیت پیدا کر دیتی ہیں۔ مثلاً دنیا کے میدان میں کبھی کسی شخص کو یا اس کے کسی عزیز کو کوئی خطرناک بیماری لاحق ہوتی ہے جس کی وجہ سے اسے جان کے لالے پڑ جاتے ہیں اور کبھی مالی تنگی اور قرض کی مصیبت سر پر منڈلاتی ہے اور کبھی کسی مقدمہ کا بھوت پریشان کر رہا ہوتا ہے اور کبھی اولاد سے محرومی کا دکھ ہوتا ہے وغیرہ وغیرہ۔ اسی طرح دین کے معاملات میں کئی قسم کی پریشانیاں ستاتی ہیں جن میں سے ایک یہی دین سے بے رغبتی کا احساس یا عبادت میں لذت کی کمی کا خیال ہے جو نیک دل لوگوں کو پریشان رکھتا ہے وغیرہ وغیرہ۔ تو ایسی سب حالتوں میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ انسان کو چاہیئے کہ نماز میں دعا کی عادت ڈالے اور رقت بھرے دل اور تڑپتی ہوئی روح کے ساتھ خدا کے آستانہ پر گرنے کا عادی بنے اور فرماتے ہیں کہ یہ وہ گودا ہے جو نماز کی کھوکھلی ہڈی میں زندگی کی جان پیدا کر دے گا۔ اس اصل کے ماتحت نماز کی دعاؤں میں ہمیشہ ان دعاؤں کو مقدم کرنا چاہیئے جن کی وجہ سے انسان کے دل میں زیادہ تڑپ اور زیادہ اضطراب پیدا ہوتا ہو تا کہ اس کی وجہ سے ہماری نماز زندگی کے جوش مارتے ہوئے خون سے مرتعش ہونے لگے۔ بھلا کوئی انسان یہ خیال کر سکتا ہے کہ اگر مثلاً اسے یا اس کے کسی نہایت قریبی عزیز کو کوئی سخت خطرناک اور مہلک بیماری لاحق ہو اور وہ اس کے لئے مضطرب ہو کر نماز میں دعا مانگے تو پھر بھی اس کی نماز ایک محض رسمی اور بے جان چیز رہ سکتی ہے؟ ہرگز نہیں ہرگز نہیں بلکہ مضطربانہ دعاؤں والی نماز روح کو اس طرح پگھلا کر رکھ دیتی ہے کہ جس طرح سونا کٹھالی میں پڑ کر پگھلتا ہے۔ پس نماز میں توجہ اور شوق پیدا کرنے کا یہ ایک نہایت ہی عمدہ نسخہ ہے کہ انسان اپنی نماز کیلئے اپنی ان ضروریات کی دعاؤں کو چنے جن میں اسے حقیقی تکلیف اور اضطراب درپیش ہو۔ اس کے بعد وہ دیکھے گا کہ اس کی ہر نماز ایک جاندار حقیقت بن کر اس کے رگ و ریشہ میں سرایت کرنے لگ جائے گی۔

چوتھا علاج حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا تجویز کردہ ہے۔ حضور اکثر فرمایا کرتے تھے اور کئی جگہ لکھا بھی ہے کہ خدا تعالیٰ کی ازلی حکمت نے جسم اور روح کے درمیان ایک نہایت گہرا اور لطیف جوڑ قائم کر رکھا ہے۔ جس کے نتیجہ میں جسم کی حالت کا اثر روح پر پڑتا ہے اور روح کی حالت کا اثر جسم پر پڑتا ہے۔ مثلاً اگر جسم بیمار ہو تو روح اپنی ذات میں چوکس ہونے کے باوجود مضمحل ہونے لگتی ہے اور اگر روح کو کوئی صدمہ پہنچے تو جسم میں بھی باوجود اس کے کہ وہ اپنی ذات میں بالکل صحیح سالم ہوتا ہے [illegible] اور رنج و غم کے آثار ظاہر ہونے شروع ہو جاتے ہیں۔ اس لطیف فطری فلسفہ کے ماتحت حضور فرمایا کرتے تھے کہ اگر نماز اور دعا کے وقت انسان کے دل میں رقت اور سوز و گداز کی کیفیت نہ پیدا ہو تو اسے چاہیئے کہ تکلف کے ساتھ اپنے جسم میں رقت کی ظاہری صورت پیدا کرنے کی کوشش کرے جس کے نتیجہ میں وہ دیکھے گا کہ بالآخر اس کی روح میں بھی سوز و گداز کی کیفیت پیدا ہونی شروع ہو جائے گی کیونکہ روح جسم کے تاثرات سے آزاد نہیں ہو سکتی۔ پس چوتھا گر یہ ہے کہ نماز میں اگر دل کی توجہ نہیں پیدا ہوتی اور شیطان روح کے صحیح ذوق و شوق کے رستہ میں حائل رہتا ہے تو نماز پڑھنے والے کو چاہیئے کہ وہ تکلف کے ساتھ اپنے جسم میں رقت کی صورت پیدا کرے جس کے نتیجہ میں انشاء اللہ روح میں بھی سوز پیدا ہونا شروع ہو جائیگا اور خدا کے فضل سے انسان اس مقصد کو پا لے گا جو اس کے لئے نماز میں مقرر کیا گیا ہے۔

خلاصہ کلام یہ ہے کہ نماز میں توجہ اور ذوق پیدا کرنے کے یہ چار گر ہیں:۔

(۱) اس بات کو سمجھ لینا اور اسے اپنی آنکھوں کے سامنے رکھنا کہ نماز صرف چند ظاہری ارکان کا نام نہیں ہے بلکہ اس کے اندر ایک روح بھی رکھی گئی ہے جس کی طرف ہر نمازی کی توجہ رہنی چاہیئے اور پھر جوئندہ یابندہ۔

(۲) نماز میں اس یقین کے ساتھ کھڑے ہونا اور اپنے دل میں یہ احساس پیدا کرنا کہ میں اس وقت اپنے سامنے خدا کو دیکھ رہا ہوں یا کم از کم یہ کہ خدا مجھے دیکھ رہا ہے تا کہ اس کے نتیجہ میں صحیح قلبی کیفیت پیدا ہو جائے

(۳) نماز کو اپنی ایسی دعاؤں کے ساتھ معمور کرنا جو انسان کی حقیقی اور مضطربانہ ضرورتوں کے ساتھ تعلق رکھتی ہیں تا کہ یہ دعائیں اس کے اندر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک تڑپ اور بے چینی کی کیفیت پیدا کر دیں۔

(۴) اگر روح میں رقت کی کیفیت نہ پیدا ہو تو کم از کم جسم میں تکلف کے ساتھ رقت کی صورت پیدا کرنا جس کے نتیجہ میں بالآخر روح میں بھی رقت کی کیفیت پیدا ہو جائے گی۔

میں امید کرتا ہوں کہ اگر ہماری یہ سوال کرنے والی بہن اور ان کے ساتھ دوسری بہنیں فی الحال ان چار نسخوں کو آزمائیں گی تو انشاء اللہ خدا اپنے فضل سے ان کی مشکل کو حل فرما دے گا۔ لیکن جیسا کہ میں اوپر بتا چکا ہوں اگر بالفرض پھر بھی ان کی نماز میں ذوق و شوق کی کیفیت نہ پیدا ہو تو ہرگز نہ گھبرائیں بلکہ شیطان کے مقابلہ میں لگی رہیں۔ خواہ یہ مقابلہ موت تک جاری رکھنا پڑے۔ کیونکہ بہر حال خدا کی طرف سے شیطان کے ساتھ لڑتے ہوئے جان دینا اس بات سے بدرجہا بہتر ہے کہ انسان شیطان کے سامنے ہتھیار ڈال کر بیٹھ جائے اور نعوذ باللہ اپنے ہاتھ سے خدا کے جھنڈے کو سرنگوں کر دے۔ اور سب سے بہتر بات وہی ہے جو میں شروع میں کہہ آیا ہوں کہ اگر بالفرض نماز میں مزا نہ بھی آئے تو پھر بھی انسان کا فرض ہے کہ اسے ایک روحانی دوائی سمجھتے ہوئے استعمال کرتا رہے۔ کیونکہ دوائی بہر حال مفید ہوتی ہے خواہ وہ میٹھی لگے یا کڑوی۔

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العلمین۔

خاکسار مرزا بشیر احمد رتن باغ لاہور ۲۰/۱

مشرقی افریقہ میں ہماری تبلیغی سرگرمیاں

مکرم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب فاضل رئیس التبلیغ مشرقی افریقہ نے عنوان بالا پر جامعہ احمدیہ احمد نگر میں جو تقریر فرمائی اس کے خلاصے کی ایک قسط احباب کی خدمت میں پیش کی جاتی ہے امید ہے قارئین کے لئے دلچسپی کا موجب ہوگی۔

(خاکسار محمد شفیع اشرف جامعہ احمدیہ احمد نگر)

مشرقی افریقہ میں ہمارے مشن کا نظام اس وقت یہ ہے کہ وہاں مجھے شامل کر کے بارہ ۱۲ پاکستانی مبلغین ہیں۔ جن میں دس مبلغین جامعہ احمدیہ کے فارغ التحصیل طلبہ ہیں۔ ان کے علاوہ آٹھ افریقن مبلغین ہیں۔ گویا اس وقت بیس ۲۰ مبلغین کام کر رہے ہیں۔ یہ تعداد ۱۹۳۹ء میں نہ تھی۔ اس وقت صرف میں ہی تھا۔ گذشتہ تین سال سے ہماری یہ تعداد ایک سے دو۔ دو سے تین اور تین سے اس حد تک پہنچ گئی ہے۔

سالانہ بجٹ جس میں مبلغین کے الاؤنسز، دوروں کے اخراجات، لٹریچر کی اشاعت اور دیگر تعلیمی اخراجات شامل ہیں۔ ایک لاکھ ساٹھ ہزار شلنگ کا ہے۔ یہ بجٹ سال رواں کا ہے۔ جو گذشتہ اپریل کی کانفرنس میں پاس ہوا۔ اس میں سے ایک لاکھ شلنگ کے قریب رقم لٹریچر کی اشاعت پر خرچ کی جاتی ہے۔ باقی ساٹھ ہزار کے اخراجات۔ الاؤنس۔ سفر خرچ۔ مکانات دوسرے لوگوں کی تعلیم اور دیگر ضروریات کے لئے ہیں۔ اس سارے بجٹ کو وہاں کی جماعتیں پورا کرتی ہیں۔ تیس ہزار شلنگ کے قریب ہمارا ماہوار چندہ ہے۔ جسے ہم مرکز میں ارسال کرتے ہیں۔ اس لحاظ سے ہمارا یہ مشن سیلف سپورٹنگ ہے۔ اور یہ خاص خصوصیت ہے کہ وہاں کے مبلغین کے اخراجات۔ ان کے لواحقین کے اخراجات اور دیگر ضروریات وہاں کی جماعتیں خود پورا کرتی ہیں۔

اخراجات کے لئے حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے حکم کے ماتحت ایک کانفرنس ہے۔ جسکے ذمہ مالی اور تبلیغی امور ہوتے ہیں۔ اس کانفرنس میں بارہ نمائندے ہیں جن میں سے چھ مبلغین اور چھ علاقوں کے منتخب احمدی نمائندگان ہوتے ہیں۔ کانفرنس کا صدر میں ہی ہوتا ہوں۔ کانفرنس کے سامنے سارے سال کے چندوں کا بجٹ۔ اخراجات اور آمد کا حساب پیش ہوتا ہے۔ پھر یہ تمام تخمینے سب کمیٹیوں میں پیش ہوتے ہیں۔ سب کمیٹیوں کی سفارش پر کانفرنس انہیں منظور کرتی ہے کانفرنس کی منظوری کے بعد پھر سلطان سال بھری ذمہ داری ہوتی ہے کہ وہ اخراجات ان معدات میں ہوں۔ اور آمد بجٹ کے مطابق ہو۔ بجٹ کی منظوری کے باوجود وہاں کے مبلغین کو یہ ہدایات دی جاتی ہیں کہ وہ اصل بجٹ سے بیس فی صدی کم خرچ کریں۔ تا ایسا نہ ہو کہ سال کے آخر میں آمد کم ہو جائے اور ہمیں قرضہ لینا پڑے۔

مختلف علاقوں میں جہاں ہمارے مبلغین ہیں بنکوں میں مشن کا اکاؤنٹ ہے۔ چنانچہ جب ہمارے مبلغین کو ضرورت ہو تو متعلقہ بنک سے رقم لے سکتے ہیں۔ ہمارے اس نظام کو دیکھ کر وہاں کے لاکھوں پتی مسلمان اور بڑے بڑے تاجر ہمیشہ حیرانی اور تعجب کا اظہار کرتے ہیں کہ اس جماعت کے لوگ باوجود مختلف ٹیکسوں کے پھر بھی اپنے مشن کے اخراجات کے لئے اتنے چندے دیتے ہیں۔

اس کے علاوہ گذشتہ فسادات کے ایام میں وہاں کی جماعتوں نے مرکز کے لئے بھی چندہ کی ایک رقم بھجوائی۔

مشرقی افریقہ کی زبان سواحیلی زبان ہے اور ہمارے مبلغین کو لازمی طور پر سیکھنی پڑتی ہے عیسائیوں کے دو سو کے قریب مشن ہیں۔ جہاں فرانسیسی امریکن۔ آئرش اور دیگر کئی یورپین مشنریز کام کرتے ہیں۔ امریکہ کی دولت اور برطانیہ کی حکومت ان کی معاون ہے۔ ہماری حیثیت تو ان کے مقابلہ پر آٹے میں نمک کے برابر بھی نہیں۔ ان کی طرف سے مفت پارچات۔ ہسپتال اور مفت تعلیم کا انتظام ہے۔ اس کے مقابل پر ہماری مالی حیثیت نہایت معمولی ہے۔ لیکن آپ خوب جانتے ہیں کہ خس و خاشاک کے ایک بلند ڈھیر کے لئے ایک ذرا سی چنگاری بھی کافی ہوتی ہے۔ ان تمام مشکلات کے باوجود خدا تعالیٰ کا اتنا بڑا احسان ہے کہ عیسائی ہم سے مرعوب ہیں ان کا طریق جارحانہ نہیں رہا بلکہ ہمیشہ مدافعت اختیار کرتے ہیں۔

ہمارے مبلغین میں سے خاص طور پر دو احباب مکرم مولوی محمد منور صاحب اور مکرم مولوی جلال الدین صاحب قمر نے سواحیلی زبان میں اچھی مہارت پیدا کر لی ہے۔ یہ دونوں اصحاب خطبہ اور درس

میرے ذریعہ روپیہ لگانے والے دوست اپنا مطالبہ قضا میں رجسٹر کرا دیں

(از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے)

جن دوستوں نے فسادات سے قبل قادیان کے کارخانہ داروں یا تاجروں یا زمینداروں کو کاروباری اصول پر کوئی روپیہ دیا تھا یا ویسے ہی کوئی رقم قرض دی تھی ان کے مطالبات کی خاص نوعیت اور فسادات کے مخصوص حالات کی وجہ سے حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے ایک بورڈ مقرر فرمایا ہے جو سارے حالات سن کر اور ہر کیس کے کوائف کا مطالعہ کر کے شرعی فتویٰ کے مطابق فیصلہ کریگا۔ سو جن دوستوں نے قادیان میں میری معرفت کسی کارخانہ دار یا تاجر یا زمیندار یا کسی دوسرے شخص کو کوئی روپیہ دیا تھا انہیں چاہیئے کہ فوراً اپنا مطالبہ صیغہ قضاء جماعت احمدیہ ربوہ متصل چنیوٹ میں رجسٹر کرا دیں تاکہ بورڈ مقررہ انکے مطالبہ کے متعلق بھی فیصلہ کر سکے گو ایسی رقوم کے متعلق میری کوئی شرعی یا قانونی ذمہ واری نہیں تھی۔ لیکن میں اس اعلان کے ذریعہ اپنی اس اخلاقی ذمہ واری سے بھی سبکدوش ہوتا ہوں کہ میں نے انہیں ان کے مطالبہ کی امکانی حفاظت کیلئے بروقت مطلع اور متنبہ کر دیا ہے۔ میں انشاء اللہ پرائیویٹ خطوں کے ذریعہ بھی دوستوں کو اطلاع دینے کی کوشش کروں گا۔ لیکن چونکہ سب دوستوں کے پتے محفوظ نہیں اور ڈاک کا انتظام بھی پوری طرح تسلی بخش نہیں۔ اس لئے اس اخباری اعلان کا طریق اختیار کرنا ضروری سمجھا گیا ہے

والسلام مرزا بشیر احمد آف قادیان رتن باغ لاہور ۲۱/۱/۵۰

مکرم چوہدری محمد عظیم صاحب باجوہ کی طرف سے اظہار تشکر

مکرم چوہدری محمد عظیم صاحب باجوہ نائب تحصیلدار (جو گذشتہ پانچ سال سے معطل تھے) خدا تعالیٰ کے فضل سے بحال ہو گئے ہیں اور ان ۲۷ فوجداری مقدمات میں جو محض احمدیت کی مخالفت کی وجہ سے ان کے خلاف عدالت میں دائر کئے گئے تھے باعزت بری ہو گئے ہیں۔

وہ اس شاندار کامیابی پر ان تمام احباب کا جنہوں نے اس سلسلہ میں ان کی امداد فرمائی اور اپنی مخلصانہ دعاؤں میں انہیں یاد رکھا تہ دل سے شکریہ ادا کرتے ہیں

خصوصاً حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام، صحابہ کرام۔ درویشان قادیان اور تمام ان احباب کا جنہوں نے شبانہ روز کی دعاؤں میں انہیں یاد رکھا۔ صد شکریہ کے مستحق ہیں۔

اب مکرم چوہدری صاحب کو تحصیل قصور میں ایگلشن کے کام پر متعین کیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کامیابی کو مزید ترقیات کا پیش خیمہ بنائے آمین۔ منیر احمد ونیس

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کبھی دے لیتے ہیں۔ مشرقی افریقہ میں ہمارا تبلیغی کام کئی رنگ کا ہے۔ جس وقت ہم لوگ وہاں گئے۔ سب سے پہلے ہم نے یہ محسوس کیا۔ کہ یہاں کے مسلمان عیسائیوں سے بہت زیادہ مرعوب ہیں اور وہ مسلمان عیسائیت کے خلاف تو کجا اسلام کے حق میں بھی کچھ نہیں لکھ سکتے۔ اس وقت تک مشرقی افریقہ میں مسلمانوں کے صرف دو چھوٹے چھوٹے رسالے چھپا کرتے تھے۔ اور وہ بھی فقہی مسائل کے چنانچہ ہم نے جاتے ہی ایک رسالہ نکالا۔ انگریز بھی پہلے سے نکالتے تھے۔ ان کے رسالہ کا نام "خدا کی سلطنت تھا" ہم نے اپنے رسالے کا نام "خدا کی محبت" رکھا۔

اور اس میں متواتر ہم نے اسلام و احمدیت کی تعلیم اور عیسائیت کے تردید پر مشتمل مضامین لکھے۔ تو تمام مسلمانوں کے اندر مسرت اور خوشی کی ایک زبردست لہر دوڑ گئی اور انہوں نے محسوس کیا کہ کوئی جماعت یہاں ہے۔ جو اسلام کی عزت و حفاظت کے لئے عیسائیت سے ٹکر لینے کے لئے ہر وقت تیار ہے۔

اسی طرح ۲۵ کے قریب کتب کے ترجمے سواحیلی زبان میں کئے گئے۔ سب سے بڑی چیز قرآن کریم کا ترجمہ تھا۔ وہاں کے عام مسلمانوں کا خیال ہے کہ قرآن کریم کا ترجمہ کرنا گناہ ہے پرانے طرز کے مولویوں نے اس قسم کے خیالات ان کے دلوں میں پیدا کر دیئے ہیں۔ چنانچہ وہاں درس و تدریس کا رواج نہیں ہے۔ صرف "جلالین" پڑھتے ہیں۔ ہم نے ان کے سامنے یہ پیش کیا کہ دیکھو اللہ تعالےٰ کی طرف سے تمہارے نام یہ ایک خط ہے۔ اگر تم اسے سمجھ ہی نہ سکو گے۔ تو وہ مقصد کس طرح پورا ہوگا جو اس میں بتایا گیا ہے۔ چنانچہ ان لوگوں کے اندر اب یہ شوق ہے کہ قرآن کریم کا ترجمہ پڑھا جائے اور اب ان کی طرف سے بڑی کثرت کے ساتھ مطالبات ہو رہے ہیں یہ ترجمہ خدا کے فضل سے مکمل ہو چکا ہے۔ اور ہم اسے شائع کرنے کی کوشش میں ہیں۔ لیکن چونکہ وہاں کے لوگ اتنے امیر نہیں ہیں۔ کہ ۲۵ روپیہ میں ترجمہ کی ایک جلد خرید سکیں۔ لہذا یہ سکیم تیار کی گئی ہے۔ کہ کم از کم سو آدمی ایسے مل جائیں جو پچاس پچاس پونڈ چندہ دے سکیں۔ اور اس طرح اس رقم سے غریب لوگوں کو بھی یہ ترجمہ میسر ہو سکے۔ خدا تعالےٰ کے فضل سے پندرہ ہزار شلنگ کے قریب اس مد میں چندہ جمع کر کے آیا ہوں۔

اسی طرح رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی سوانح حیات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سیرت۔ احمدیت یا حقیقی اسلام۔ اسلامی اصول کی فلاسفی۔ ادعیۃ القرآن۔ ادعیۃ الرسول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے متعلق چھوٹے چھوٹے رسالے اور کشتی نوح کے تراجم کئے گئے۔ کشتی نوح کے ترجمے کی مقبولیت کا تو یہ عالم تھا کہ خود فریق مخالفین نے یہ تسلیم کر لیا ہے کہ ایسی تعلیم لکھنے والا اور ایسی کتاب تحریر کرنے والا شخص ضرور خدا کی طرف سے ہے۔ ایک بہت بڑا مخالف جس نے ہماری مسجد کی تعمیر کے سلسلے میں سخت مخالفت کی تھی۔ اور وہ کہا کرتا تھا کہ یہاں جنگ ہو جانی منظور ہے لیکن احمدیوں کی مسجد نہیں بننے دی جائیگی جب اس نے کشتی نوح کا ترجمہ پڑھا تو میرے پاس آیا اور مجھے کہنے لگا میں اسے سر ہانے رکھتا ہوں۔ اور جب تک اسے پڑھ نہ لوں مجھے نیند نہیں آتی۔ گویا خدا تعالیٰ کے فضل سے اب مخالفین کے اندر ایک تغیر اور انقلاب پیدا ہو رہا ہے۔ اور ہمارے لٹریچر کو پڑھ کر بہت حد تک وہ حقیقت کے نزدیک آرہے ہیں۔ ہمارا ارادہ ہے۔ کہ اس سال کم از کم ایک لاکھ مختلف قسم کے اشتہارات شائع کئے جائیں۔ اس وقت تک ۲۷ ہزار پریس سے چھپ کر آچکے ہیں۔ یہ اشتہارات مختلف قسم کے دس مضامین پر مشتمل ہیں۔ اور وہ فضائل اسلام۔ میں اسلام کو کیوں مانتا ہوں۔ میں عیسائیت کو کیوں تسلیم نہیں کرتا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کمال کا ثبوت۔ احمدیت کے مخصوص عقائد اور عیسائیت کے اعتراضات کے جوابات تھے۔ ان اشتہاروں کے پڑھنے سے سینکڑوں عیسائی مسلمان ہوئے۔ اور اس کے نتیجے میں خدا تعالیٰ کے فضل سے اسلام اور احمدیت کا رعب۔ عظمت۔ اور شوکت ان کے دلوں پر بیٹھ گئی ہے۔

لٹریچر کے علاوہ ہم نے وہاں مسجدیں بھی تعمیر کیں چنانچہ ٹبورا میں ایک نہایت اعلیٰ درجہ کی خوبصورت مسجد بنائی گئی ہے۔ وہاں کی حکومت اور P.W.D والوں کا خیال ہے کہ اس پر کم از کم ایک لاکھ شلنگ خرچ آیا ہوگا۔ لیکن ہم نے اسے صرف ۳۵ ہزار شلنگ میں مکمل کروایا ہے۔ ہمارے افریقن احمدی بھائی اور بہنیں خود پتھر اٹھا اٹھا کر لاتی رہیں۔ اور اسی طرح جنگ کی وجہ سے کوئی تین ہزار کے قریب اٹالین قیدی وہاں آئے۔ جنہوں نے دو دو روپیہ یومیہ لیکر وہ کام کیا۔ جو انڈین مستری بیس روپیہ لیکر بھی نہ کرتا۔ اسی طرح مسجد کے ساتھ مبلغین کی رہائش کے لئے ایک مکان تعمیر کیا گیا۔ اور ٹیبورا اور دوسرے بڑے شہروں میں زمینوں کا انتظام کر لیا گیا ہے۔ تا آئندہ مبلغین کو مکانات کے سلسلے میں کوئی تکلیف نہ ہو۔

ترسیل زر اور انتظامی امور کے متعلق منیجر کو مخاطب کیا کریں۔

تعمیر مسجد ربوہ میں حصہ لینے والے احباب

مسجد ربوہ کے سونی صدی وعدہ پورا کرنے والوں کی تازہ فہرست!

(۱۲)

نام		رقم
حاجی غلام حسن خان صاحب ڈیرہ غازی خان		1/-
سلطان احمد خان صاحب	"	1/-
ریحان خان صاحب	"	1/-
قاضی اللہ بخش صاحب	"	1/4/-
دولت خان صاحب	"	1/-
پھیری خان صاحب	"	1/8/-
حسن خان صاحب	"	-/8/-
منشی محمد علی صاحب	"	-/8/-
والدہ "	"	1/-
اخوند ارشاد محمد صاحب	"	-/8/-
شوکت حیات خان صاحب	"	1/-
فضل الرحمن صاحب چغتائی	"	5/-
منشی غلام رسول صاحب کلرک	"	2/6/-
سید محمد صادق شاہ صاحب ڈسٹرکٹ فوڈ کنٹرولر و سیدہ سعادت بیگم صاحبہ زوجہ خود	"	21/-
کیپٹن شیخ نواب الدین صاحب جماعت احمدیہ ڈرگ روڈ کراچی		101/-
بچگان "	"	11/-
والدین مرحوم "	"	11/-
اہلیہ صاحبہ "	"	21/-
ملک الطاف الرحمن صاحب	"	10/-
اہلیہ صاحبہ "	"	2/-
والدین "		3/-
سارجنٹ محمد شفیع صاحب	"	6/-
اہلیہ صاحبہ "	"	3/-
والدین "	"	4/-
محمد بشیر احمد صاحب	"	20/-
میاں نواز خان صاحب	"	2/-
محمد صادق صاحب	"	5/-
عبد القادر صاحب	"	5/-
اہلیہ عبد القادر صاحب	"	2/-
بچگان "	"	3/-
والد صاحب "	"	1/-
بشیر احمد صاحب سیال	"	21/-
اہلیہ صاحبہ "	"	13/-
اعجاز قدیر صاحب		10/-
محمد بشیر صاحب گیمبلدی	"	21/-
نذیر احمد صاحب عابد	"	5/-
دادی مرحومہ "	"	1/-
محمد طفیل صاحب	"	2/-
محمد شفیق صاحب	"	11/-
عطا محمد صاحب	"	5/-
سید مسعود احمد صاحب	"	2/-

نام		رقم
والدہ سید مسعود احمد صاحب جماعت احمدیہ ڈرگ روڈ کراچی		3/-
عبد المجید صاحب امجد	"	5/-
حکیم محمد اسحٰق صاحب	"	10/-
اہلیہ "	"	10/-
مستری سراج دین صاحب	"	5/-
سید سعید احمد صاحب	"	5/-
محمد حنیف صاحب	"	3/-
صوبیدار محمد حسین صاحب	"	2/-
مفتی محمد حسین صاحب	"	5/-
اہلیہ صاحبہ	"	5/-
منیر احمد صاحب	"	5/-
مبارک علی صاحب	"	5/-
راجہ بشیر احمد صاحب	"	7/-
محمد امیر خان صاحب	"	2/-
بچگان "	"	1/-
محمد اشرف صاحب	"	5/-
امین الدین صاحب	"	2/-
ڈاکٹر محمد اسحٰق صاحب	"	5/-
مہجور صاحب	"	5/-
غضنفر علی صاحب	"	5/-
سلطان احمد صاحب	"	2/-
غلام سرور صاحب	"	10/-
اہلیہ صاحبہ غلام سرور صاحب	"	3/-
بچگان	"	5/-
عبد الستار صاحب	"	10/-
اہلیہ صاحبہ "	"	4/-
بچگان "	"	4/-
محمد شریف صاحب بٹ	"	5/-
اہلیہ صاحبہ "	"	5/-
بچگان	"	5/-
سید مبارک علی شاہ صاحب	"	3/-
محمد یعقوب صاحب	"	30/-
اہلیہ صاحبہ "	"	10/-
بچگان "	"	5/-
نبی احمد صاحب	"	3/-
بشیر احمد صاحب	"	3/-
بابو علی احمد صاحب	"	5/-
اہلیہ صاحبہ "	"	3/-
شریف احمد صاحب الیکٹریشن	"	5/-
اہلیہ صاحبہ "	"	5/-
ضیاء صاحب	"	5/-
عبد الباسط خان صاحب	"	5/-
والدہ عبد الباسط خان صاحب	"	5/-
اہلیہ صاحبہ "	"	5/
بچگان "		15/-
مرزا مبارک بیگ صاحب		6/-
اہلیہ صاحبہ "		4/-
بچگان "		2/-
دادی مرحومہ "		2/-

ناظر بیت المال

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نہایت عمدہ اراضی برائے فروخت!

لائلپور شہر سے متصل نہایت عمدہ باموقعہ دو فصلہ نہری زرعی اراضی برائے فروخت ہے۔ ضرورت مند اصحاب مجھ سے خط و کتابت فرمائیں:۔

دل محمد محلہ محمد پورہ لائل پور

چالو کاروبار میں حصہ دار کی ضرورت

ہمیں لکڑی کے چالو کاروبار کو اعلیٰ پیمانہ پر چلانے کے لئے ایک ایسے حصہ دار کی ضرورت ہے۔ جو سرمایہ لگا سکے۔ منافع معقول ملے گا۔ خواہشمند اصحاب پتہ ذیل پر خود ملیں یا تحریر کریں۔

م ر ش معرفت منیجر اشتہارات روزنامہ الفضل لاہور

سرموں میں سرمہ موتی

حضرت میاں بشیر احمد صاحب ایم اے سلمہ اللہ تعالیٰ تعریف فرماتے ہیں کہ "میں اس بات کے اظہار میں خوشی محسوس کرتا ہوں۔ کہ میں نے آپ کے موتی سرمہ کو استعمال کر کے بہت مفید پایا۔ گذشتہ دنوں مجھے یہ تکلیف ہو گئی تھی۔ کہ زیادہ مطالعہ یا تصنیف سے دماغ میں بوجھ رہنے کے علاوہ آنکھوں میں سرخی بھی رہتی تھی۔ ان ایام میں میں نے حسب بھی آپ کا موتی سرمہ استعمال کیا۔ مجھے یقینی طور پر فائدہ ہوا۔" دنیا مان چکی ہے۔ کہ ضعف بصر۔ ککرے۔ جلن۔ پھولا۔ جالا۔ خارش چشم۔ پانی بہنا۔ دھند۔ غبار۔ ڈھلکا۔ ناخونہ۔ گوہانجنی۔ شبکوری۔ ابتدائی موتیابند۔ سفیدی وغیرہ۔ غرضیکہ یہ سرمہ جملہ امراض چشم کے لئے اکسیر ہے اس کا روزانہ استعمال آنکھوں کی بصارت کو تیز کرتا اور جملہ امراض سے آنکھوں کو محفوظ رکھتا ہے۔ جو لوگ بچپن اور جوانی میں اس سرمہ کا استعمال رکھتے ہیں۔ وہ بڑھاپے میں اپنی نظر کو جوانوں سے بھی بہتر پاتے ہیں۔
قیمت فی تولہ چار روپے محصولڈاک وغیرہ ایک روپیہ علاوہ۔ چار تولہ پر بھی یہی محصول ڈاک خرچ آئے گا۔

ملنے کا پتہ ہے:۔ **منیجر نور فارمیسی ۴۴ کورٹ سٹریٹ لاہور**

صداقت احمدیت کے متعلق

ڈیڑھ لاکھ روپیہ کے انعامات

انگریزی و اردو میں کارڈ آنے پر

مفت

ملنے کا پتہ: عبداللہ الہ دین سکندر آباد دکن

دواخانہ خدمت خلق

خالص اور مجرب ادویہ

قادیان سے ہجرت سے ایک لمبا عرصہ بعد دواخانہ خدمت خلق اب پھر ربوہ میں جاری ہو گیا ہے۔ احباب کرام ہر قسم کی ادویہ کارخانہ سے طلب کریں۔

دواخانہ خدمت خلق
"ربوہ" ضلع جھنگ

اسلام اور ملکیت زمین

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تازہ تصنیف

حجم ۲۶۴ صفحات قیمت اڑہائی روپے

ملنے کا پتہ:۔ (۱) وکیل الدیوان ربوہ۔ ضلع جھنگ

لاہور کے احباب مکتبہ تحریک انار کلی لاہور سے طلب کریں

پنجاب ایگریکلچرل کالج لائل پور

ماہ فروری ۱۹۵۰ء میں مندرجہ ذیل مختصر کورس شروع ہوں گے

۱۔ پھلوں اور سبزیوں کو محفوظ رکھنے کا دس روزہ کورس صرف مردوں کے لئے ۹ فروری ۱۹۵۰ء سے شروع ہوگا۔ داخلہ کے لئے قابلیت پنجاب یونیورسٹی کے میٹرک پاس کے برابر کا کوئی امتحان پاس ہونا لازمی ہے۔ تمام کورس کے لئے مغربی پنجابی طلباء کو پانچ روپے اور دوسروں کو پندرہ روپے فیس ادا کرنی ہوگی۔ اور ہر طالبعلم کو پانچ روپے زر ضمانت جو کہ کورس کے اختتام پر واپس کر دی جائے گی۔ جمع کرانی ہوگی۔ درخواستیں جن میں قابلیت درج ہو۔ پرنسپل صاحب کو ۳۱ جنوری ۱۹۵۰ء تک پہنچ جانی چاہئیں۔

۲۔ پھلوں کی کاشتکاری کی تربیت کا دو ہفتے کا مختصر کورس صرف ان آدمیوں کے لئے جو پھلوں کی کاشت کرتے ہیں۔ ۲۰ فروری ۱۹۵۰ء سے شروع ہوگا۔ تمام کورس کے لئے مغربی پنجابی طلباء سے پانچ روپے اور دوسروں سے دس روپے فیس لی جائے گی۔ اور ہر طالب علم کو مبلغ پانچ روپے زر ضمانت جو کہ کورس کے اختتام پر واپس کر دی جائے گی داخل کرانی ہوگی۔ درخواستیں

پرنسپل صاحب کو ۱۰ فروری ۱۹۵۰ء تک پہنچ جانی چاہئیں

نوٹ: طلباء کو ہر دو کورسوں میں رہائش اور طعام کا انتظام خود کرنا ہوگا

(۹۷) (پرنسپل)

ہماری امداد کیجئے تاکہ آپ کی امداد ہو سکے

ریلوے سروس سے رشوت خوری۔ بدعنوانی اور بدتہذیبی کو جڑ سے اکھاڑ پھینکنے اور اسے بہتر بنانے کیلئے ریلوے کے حکام آپ کی امداد و معاونت کے خواستگار ہیں۔

اگر سفر کے دوران میں یا ریلوے سے کوئی معاملہ کرتے وقت آپ کو کوئی شکایت پیدا ہو گئی ہو تو فوراً متعلقہ ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ کو مکمل حالات سے آگاہ کریں اگر آپ محسوس کریں کہ معقول مدت تک انتظار کرنے کے باوجود کوئی شنوائی نہیں ہوئی۔ تو جنرل منیجر (شکایات) این۔ ڈبلیو۔ آر ہیڈ کوارٹرز لاہور کو اطلاع دیں۔ آپ کی شکایت پر ایک خاص افسر غور کریگا جو فوری کارروائی کے لئے صدر دفتر میں تعینات کیا جا چکا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نارتھ ویسٹرن ریلوے

ترقی کی راہ پر گامزن ہے

تریاق اٹھرا:۔ فی شیشی دو روپے آٹھ آنے۔ مکمل کورس پچیس ۲۵ روپے صندلین تریاق اٹھرا پر رسالے مفت منگائیں:۔ دواخانہ نور الدین جودہامل بلڈنگ لاہور

احرار کا سراسر جھوٹا اور ناپاک الزام

احراریوں کا اپنا اشتہار اسکے جھوٹا ہونے پر گواہ ہے

(از مکرم مولوی ابوالعطاء صاحب)

میں الفضل ۱۹ جنوری میں یہ پڑھ کر حیران رہ گیا۔ کہ احرار نے سیالکوٹ میں جماعت احمدیہ کے پُرامن جلسہ میں ۱۵ جنوری کو جو ہنگامہ برپا کیا تھا۔ اس کے لئے یہ وجہ جواز تراشی گئی ہے کہ معاذ اللہ خاکسار نے اپنی تقریر میں سید الانبیاء خاتم المرسلین حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی شان میں کوئی توہین آمیز کلمات کہہ دیئے تھے۔ جنہیں احراری برداشت نہ کر سکے۔ اور انہوں نے شور و شر اور ہنگامہ بپا کر دیا۔

یہ الزام سراسر جھوٹا اور ناپاک افترا ہے۔ کوئی احمدی بھی سید الاولین والآخرین حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی شان اقدس کے بارے میں اس قسم کی بات نہیں کہہ سکتا۔ مجھے پچیس برس بطور احمدی لیکچرار تقاریر کرتے گزر چکے ہیں۔ ہندوستان اور پاکستان کے تمام علاقوں میں میں نے اسلام و احمدیت کی تائید میں لیکچر دیئے ہیں مسلمانوں کی طرف سے آریوں عیسائیوں اور سناتنیوں وغیرہم سے بیسیوں مرتبہ مناظرات کئے ہیں فلسطین مصر اور شام میں اللہ تعالےٰ کے فضل سے عیسائی پادریوں کے مقابلہ پر اسلام کی طرف سے کامیاب دفاع کیا ہے۔ خود سیالکوٹ شہر میں بیسیوں دفعہ تقریریں کر چکا ہوں مناظرات کر چکا ہوں۔ کتنا بڑا ظلم ہے کہ مجھ پر یہ جس کی ساری زندگی احمدیت کے آغوش میں اس عقیدہ سے سرشار ہے کہ ہمارے سید و مولا محمد عربی صلے اللہ علیہ وسلم سب نبیوں کے سردار ہیں۔ اور آپ کی اتباع سے اللہ تعالےٰ کے قرب کے سب مراتب حاصل ہو سکتے ہیں۔) یہ الزام لگایا جائے کہ میں نے حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں معاذ اللہ نازیبا کلمات کہے تھے۔ لعنۃ اللہ علی الکاذبین۔ اے خدا تو جانتا ہے کہ یہ محض بہتان ہے۔ تیرے فرشتے جانتے ہیں کہ یہ سراسر جھوٹ ہے تیرے وہ انصاف پسند بندے جانتے ہیں جو اس جلسہ میں حاضر تھے۔ کہ یہ الزام محض افترا ہے۔ اور میں خود بھی حی و قیوم خدا کی قسم کھا کر اعلان کرتا ہوں کہ میں نے نہ سیالکوٹ کے جلسہ میں اور نہ اس سے پہلے کبھی آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی شان ارفع کے متعلق کوئی توہین آمیز کلمہ کہا ہے۔ میرا خدا شاہد ہے کہ میں کبھی ایسا نہیں کر سکتا۔ میرا دل تو اس سے بھی زخمی ہے کہ مجھے اس تردید کی بھی ضرورت پیش آئی ہے۔ میں تو اس دل کو لعنتی سمجھتا ہوں۔ جس میں سید الانبیاء صلے اللہ علیہ وسلم کی توہین کا خیال بھی آتا ہے میرا عقیدہ اس بارے میں سلسلہ عالیہ احمدیہ علیہ السلام کے الفاظ میں یوں ہے۔

خدا خود سوزد آں کرم دنی را
کہ باشد از عدوان محمدؐ

افسوس ہے کہ احراری صاحبان اس قسم کی غلط بیانی اور اشتعال انگیزی سے اپنے خلاف اسلام اعمال و اقوال پر پردہ ڈالنا چاہتے ہیں۔ اور اللہ تعالےٰ کی جماعت کو نقصان پہونچانے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ مگر وہ اپنے آپ کو فریب دے رہے ہیں کیا کبھی جھوٹ سے بھی اہل حق تباہ ہوئے ہیں اس طرح شاید وہ کسی فرد کو مادی طور پر بزعم خویش گزند پہنچا سکیں جو اس کے حق میں احدی الحسنیین ثابت ہوگا۔ لیکن اس غلط اور جھوٹے پروپیگنڈے سے الٰہی جماعت کا کچھ نقصان نہ ہوگا۔ بلکہ احرار کے یہ جھوٹ احمدیت کے کھیت میں کھاد کا کام دینگے۔ انشاء اللہ

(۲)

جماعت احمدیہ سیالکوٹ کے جلسہ ۱۵ جنوری میں شر انگیزی احرار کا ایک سوچا سمجھا ہوا منصوبہ تھا۔ انہوں نے کئی دنوں تک پیہم جلسے کر کے شہر میں اشتعال پیدا کر دیا تھا۔ ۱۰۔۱۱ جنوری کو احرار نے ایک مطبوعہ اشتہار "حق و باطل کے قطعی فیصلے کا وقت آ گیا" کے عنوان سے سیالکوٹ کے گلی کوچوں میں چسپاں کیا۔ اس اشتہار میں جلی حروف میں لکھا تھا۔ کہ

"قادیانی جماعت کی طرف سے سیالکوٹ میں ۱۵ جنوری ۱۹۵۰ء کو جو جلسہ ہو رہا ہے اس کے لئے انہوں نے اشتہار شائع کر کے مسلمانان سیالکوٹ کو جوق در جوق شرکت کی دعوت دی ہے، اور اس اشتہار میں انہوں نے کہا ہے کہ ہم آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین سمجھتے اور جہاد کو فریضۂ اسلام یقین کرتے ہیں ہم مسلمانان سیالکوٹ ان کی یہ دعوت قبول کرتے ہوئے بڑے شوق سے جلسہ میں شریک ہوں گے۔ لیکن ہم قادیانی فرقہ سے صاف صاف کہہ دینا چاہتے ہیں کہ جلسہ عام میں ہم لوگ آپ سے یہ دریافت کریں گے کہ آیا مرزا غلام احمد قادیانی کو جھوٹا مفتری اور موافق حدیث شریف دجال و کذاب سمجھتے ہوئے بھی آپ لوگ ہم کو واقعی مسلمان سمجھتے ہیں۔ اگر ایسا ہو تو ۱۵ جنوری کا تاریخ میں مبارک دن ہوگا۔ اور پاکستان کے اندر سے ایک بڑا فتنہ ختم ہو جائے گا۔"

کیا ان الفاظ کو پڑھنے کے بعد کسی کو شبہ رہ جاتا ہے۔ کہ احرار نے جماعت احمدیہ کے جلسہ میں ہنگامہ پیدا کرنے کا منصوبہ پہلے سے باندھ رکھا تھا۔ اور وہ محض اسی نیت سے آئے تھے۔ توہین نبوی کا بعد از وقت خود تراشیدہ افسانہ محض شرفا کی ملامت سے بچنے کے لئے گھڑا گیا ہے۔ تقریر میں شور مچانے والوں کو اس وقت یہ نہ سوجھا تھا۔ میں ۱۶ جنوری کو سیالکوٹ سے واپس آیا ہوں اس وقت تک میں نے کسی سے یہ الزام نہ سنا تھا۔ اخبارات سے اس جھوٹے اور ناپاک الزام کا علم ہوا ہے۔ اللہ تعالےٰ ان لوگوں کو ہدایت فرمائے آمین

بقیہ صفحہ اوّل

کمیشن کے لئے درخواست دیں۔

شرائط مختصراً حسب ذیل معلوم ہوئی ہیں:

(۱) درخواست دینے والا پاکستانی شہری ہو

(۲) عمر ساڑھے بیس سال سے کم اور تیس سال سے زیادہ نہ ہو۔

(۳) تعلیمی معیار کم از کم انٹرنس پاس ہونا رکھا گیا ہے یا سینئر کیمبرج وغیرہ

(۴) درخواست مقررہ مطبوعہ فارم پر جو ہر ریکروٹنگ آفس سے مل سکتی ہے۔ ۵ فروری ۱۹۵۰ء تک جنرل ہیڈ کوارٹر راولپنڈی میں پہنچ جانی چاہیئے۔ لیکن جتنی جلدی درخواست دی جائے بہتر ہوگا۔

(۵) ہر درخواست کے ساتھ مندرجہ ذیل چیزیں شامل کی جائیں۔

(الف) انٹرنس یا اس کے مساوی امتحان پاس کرنے کا سرٹیفکیٹ

(ب) عمر کا سرٹیفکیٹ

(ج) عام صحت کا سرٹیفکیٹ جو کسی سند یافتہ ڈاکٹر سے حاصل کرنا چاہیے۔

(د) سکول کے ہیڈ ماسٹر یا کالج کے پرنسپل کا سرٹیفکیٹ کہ امیدوار کا چال چلن اچھا ہے۔ اور وہ فلاں فلاں کھیلوں میں حصہ لیتا رہا ہے

(ہ) دو پاسپورٹ سائز کے فوٹو

(و) پانچ روپے کا پوسٹل آرڈر یا رسید خزانہ

باقی تفصیلات مطبوعہ فارم کے ساتھ چھپی ہوتی ہیں اور درخواست بھرنے سے پہلے ضرور پڑھ لینی چاہئیں

احمدی نوجوانوں کو یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ فوجی بھرتی کئی لحاظ سے مفید ہے کیونکہ اوّل تو اس سے حکومت کی خدمت کا موقعہ ملتا ہے۔ دوسرے فوجی تربیت حاصل ہوتی ہے۔ تیسرے عادات میں باقاعدگی اور فرض شناسی کا جذبہ ترقی کرتا ہے اور چوتھے بیکاری دور ہوتی ہے۔ پس جو احمدی نوجوان فوجی بھرتی کی اہلیت اور مناسبت رکھتے ہوں انہیں ضرور اس موقعہ سے فائدہ اٹھانا چاہیئے۔ یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ عارضی کمیشن میں بھرتی ہونے والوں کے لئے بعد میں مستقل ہونے کا بھی چانس ہوتا ہے۔

مرزا بشیر احمد رتن باغ لاہور

آپ کی قیمت اخبار ختم ہے

وی پی آرہے ہیں

اس وقت تک انتظار کے بعد جن خریداروں کی طرف سے قیمت اخبار وصول نہیں ہوئی ہے۔ ان کی خدمت میں وی پی بھجوائے جا رہے ہیں۔ مہربانی فرما کر جس وقت آپ کے پاس وی پی آئے اس کو وصول فرما کر عنداللہ ماجور ہوں پیشگی قیمت کے بغیر اخبار جاری نہیں رکھا جا سکتا۔ مینیجر

۴۷۰ چوہدری محمد سلطان صاحب
۶۱۴ - منصور سٹور -
۷۹۳ - مولوی نعم الدین صاحب
۲۵۵۸ - محمد یوسف صاحب
۲۷۶۰ - میاں احمد الدین صاحب۔
۳۱۲۲ - بقاء اللہ صاحب -
۳۴۶۲ - مبارک علی صاحب -
۴۰۰۸ - چوہدری فتح محمد صاحب -
۵۳۲۶ - سعد الدین صاحب
۶۷۲۶ - حبیب اللہ صاحب
۶۷۸۵ کریم بخش صاحب
۷۹۶۹ - لعب الدین صاحب
۹۰۶۲ - محمد نواز خان صاحب
۹۶۰۱ اقبال الدین صاحب
۹۹۴۷ - شیخ مولا بخش صاحب
۹۹۶۴ - آئی - اے حکیم صاحب
۱۰۲۹۲ - مولوی غلام محمد صاحب
۱۱۵۱۳ - محمد ابراہیم صاحب
۱۱۵۶۴ - محمد عثمان صاحب
۱۱۷۳ - ڈاکٹر نعیم صاحب
۱۲۷۸۱ - خواجہ محمد حسین صاحب

Digitized by Khilafat Library Rabwah